

طلاق میں جلدی مت کرنا

حضرت مولانا شیخ محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم

ابغض الحلال الی اللہ الطلاق

سنن ابن ماجہ (۳/ ۱۸۰)

طلاق میں جلدی نہ کریں

از افادات

حضرت مولانا شیخ

محمد ناظم اقبال صاحب دامت برکاتہم

ھدایہ پبلشر

حقوق الطبع محفوظۃ

نام کتاب	:	طلاق میں جلدی نہ کریں
تالیف	:	حضرت مولانا شیخ محمد اظہر اقبال صاحب دامت برکاتہم
صفحات	:	22
اشاعت	:	اول
سن اشاعت	:	2017
ناشر	:	ھدایہ پبلشر
فون نمبر	:	0322-2181020
ویب سائٹ	:	www.islamicessentials.org
ای میل	:	info@islamicessentials.org

ملنے کا پتہ : ھدایہ پبلشر

: نزد رنگون والا ہال، بہادر آباد، کراچی

فہرست مضامین

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی : أَمَّا بَعْد

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا [1]

یعنی اگر تمہیں کہیں میاں بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا خطرہ ہو تو ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے مقرر کرو۔

قرآن پاک کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ حکم فرما رہے ہیں اگر میاں بیوی میں تنازعہ ہو جائے تو فوراً جدائی اور طلاق کی طرف نہ جائیں بلکہ میاں بیوی اپنے مسائل کو حل کریں، اگر حل نہیں ہو رہے تو شوہر اور بیوی دونوں طرف سے ایک ایک معتبر اور سنجیدہ شخص کو بٹھایا جائے تاکہ یہ دونوں ان کے مسائل کا حل نکالے۔

[1] سورۃ النساء : 35

طلاق میں نقصان ہی نقصان

دین اسلام نے طلاق کو پسند نہیں کیا اور اللہ کے نزدیک یہ بہت بری چیز ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ ❶

یعنی حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اللہ کے نزدیک طلاق ہے۔

طلاق سے اللہ تعالی بھی ناراض ہو جاتے ہیں اور انسان کی اپنی زندگی بھی مشکل ہو جاتی ہے۔ مگر آج کے نوجوان چھوٹی سی بات پر غصّے میں آجاتے ہیں، اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں اور فوراً طلاق دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے نہیں ہیں کہ یہ اللہ کے نزدیک کتنی بری چیز ہے اور خود انکی اپنی زندگی کے لئے بھی کتنی بُری چیز ہے۔ طلاق کی بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے اور اس کے کئی نقصانات ہیں جن کا سامنا طلاق دینے والے کو کرنا پڑتا ہے۔

1۔ تنہائی اور غم کی وجہ سے ذہنی بیماریاں ہونا

طلاق کا پہلا نقصان یہ ہے کہ طلاق کے بعد مرد اور عورت تنہائی اور غم محسوس کرتے ہیں اور یہ چیز کئی مرتبہ انسان کو بڑی بڑی ذہنی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

برطانیہ کا ایک ریسرچ ادارہ Age Uk Oxfordshire کے مطابق، برطانیہ کے بہت سارے ماہرین کی 148 مختلف ریسرچ کا نچوڑ یہ ہے کہ جو لوگ اکیلے ہوتے ہیں ان میں سے ہر پانچ میں سے دو لوگ ڈپریشن کی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اکیلے لوگ اتنی جلدی فوت ہو جاتے ہیں جتنا بیس سگریٹ روزانہ پینے والا شخص یا بہت زیادہ شراب پینے والا جلدی فوت ہوتا ہے۔

❶ سنن أبي داود (220/2)

2۔ گناہوں کی طرف رغبت بڑھ جانا

طلاق کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ مرد کی گناہوں کی طرف رغبت بڑھ جاتی ہے۔ پہلے بیوی کے ساتھ ہوتے ہوئے اپنی خواہشات جائز طریقہ سے پوری کرتا تھا اور اس وجہ سے گناہوں سے بچا ہوا تھا۔ اب حلال طریقہ میسر نہیں تو شیطان اسکے ذہن میں مختلف تراکیب ڈالتا ہے کہ اس طرح شہوت پوری کرلو۔ جس گناہ کے بارے میں پہلے کبھی سوچا نہیں ہوتا اس گناہ کا مرتکب ہوجاتا ہے۔ آج کا زمانہ تو ویسے ہی شہوات پوری کرنے کا زمانہ ہے۔ لہذا شہوت پورا کرنے کے حرام ذرائع ہر جگہ بکثرت موجود ہیں، انٹرنیٹ کی وجہ سے شہوت پوری کرنا اور بھی آسان ہوگیا ہے۔ ان مواقع کی موجودگی میں مرد کا عورت کو طلاق دینا اسے شہوات کے سیلاب میں بہالے جاتا ہے۔

3۔ بچوں کا اخلاقی زوال

طلاق کا تیسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ اس علیحدگی کا اثر بچوں پر بہت منفی پڑتا ہے۔ وہ بچے جن کے ماں باپ میں علیحدگی ہوچکی ہو انھیں ماں باپ کی توجہ کم ملتی ہے جس کے باعث ان کی تربیت ادھوری رہ جاتی ہے۔ اس کا اثر ان کے اخلاق وعادات، خود اعتمادی اور پڑھائی وغیرہ پر بہت گہرا ہوتا ہے۔ ان میں سے کچھ بچے اس طرح بن جاتے ہیں کہ دوسروں سے توجہ حاصل کرنے کے لئے الٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہیں۔

ایک ریسرچ بتاتی ہے کہ عام طور پر جو مجرم لوگ ہوتے ہیں اور چوری ڈکیتی اور قتل جیسے گناہوں میں ملوث ہوتے ہیں، ان میں سے زیادہ تر وہ ہوتے ہیں جن کے والدین میں علیحدگی ہوچکی ہو۔ اس لئے کہ ان بچوں کی تربیت کرنے والا کوئی نہیں ہوتا تو یہ تعلیم وتربیت اور اخلاق سے دور ہوجاتے ہیں بالآخر غلط راستہ اختیار کرلیتے ہیں۔

بچوں کا والدین کی جدائی سے متأثر ہونا

طلاق کے بعد بچے نہ اِدھر کے رہتے ہیں نہ اُدھر کے۔ کبھی ماں بچوں کے لئے تڑپ رہی ہوتی ہے اور کبھی باپ تڑپ رہا ہوتا ہے۔ اس لئے بچے کبھی ماں کے پاس ہوتے ہیں اور کبھی باپ کے پاس۔ چونکہ چھوٹے بچے ماں کے زیادہ قریب ہوتے ہیں تو ماں ان بچوں کو باپ کے مخالف کر دیتی ہے۔ ایسا ذہن بنا دیتی ہے کہ بچے اپنے باپ سے متنفر ہو جاتے ہیں اور باپ کو اپنا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔ حالانکہ باپ نے ان کے ساتھ اچھائیاں کی ہوتی ہیں۔ لڑائی تو ماں باپ کے درمیان تھی مگر اس میں بچے بھی شامل ہو جاتے ہیں۔

4۔ روحانی محرومی

طلاق کا چوتھا نقصان یہ کہ انسان کو روحانی طور پر بھی بہت محرومی ہو جاتی ہے۔ نکاح کے جہاں ظاہری فوائد ہیں وہاں روحانی فوائد بھی ہیں۔ مگر جب انسان طلاق دیتا ہے تو وہ نکاح ختم ہونے کی وجہ سے ان روحانی فوائد سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

من تزوج فقد استكمل نصف الإيمان فليتق الله في النصف الباقي [1]

یعنی جس نے شادی کی تحقیق اس نے نصف ایمان مکمل کر دیا بس اس کو چاہئے کہ بقیہ نصف میں اللہ سے ڈرتا رہے۔

نکاح اور اس کی ذمہ داریوں کو نبھانے سے جو اللہ کے قرب میں ترقی ہوتی ہے وہ طلاق کی وجہ سے ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے طلاق سے روحانی طور پر بھی کمزوری آجاتی ہے۔

[1] المعجم الأوسط (8/335)

5۔ دوسری شادی میں طلاق کے امکانات بڑھ جانا

طلاق کا پانچواں نقصان یہ ہے کہ دوسری شادی کے کامیاب ہونے کے امکانات پہلے کے مقابلے میں کم ہو جاتے ہیں۔

آج کی تحقیق بتاتی ہے کہ ایک شادی ناکام ہونے کے بعد جب انسان دوسری شادی کرتا ہے تو اس میں پہلی شادی سے بھی زیادہ طلاق کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق امریکہ میں پہلی شادی میں طلاق کی شرح 53 فیصد ہے جبکہ دوسری شادی میں طلاق کی شرح 63 فیصد ہے۔

اس لئے یہ سوچنا کہ پہلی شادی ختم ہونے کے بعد دوسری جگہ شادی کر کے خوشی خوشی زندگی گزرے گی، اس کے امکانات کم ہیں۔ بلکہ ایک مرتبہ جدائی ہوگئی اور پھر دوسری مرتبہ بھی طلاق دے دی تو تیسری شادی میں تو طلاق کے امکانات اور بڑھ جائیں گے کیوں کہ اب تو یہ شخص اس کا عادی بن چکا ہے۔

شیطان کو طلاق سے بے حد خوشی حاصل ہوتی ہے

ویسے تو شیطان بندے سے جو بھی گناہ کرا لے اس پر خوش ہوتا ہے۔ لیکن جو خوشی اس بدبخت کو میاں بیوی میں طلاق کرانے سے ہوتی ہے وہ کسی اور چیز سے نہیں ہوتی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

> ابلیس پانی پر تخت لگا کر بیٹھتا ہے پھر وہ اپنی فوج بھیجتا ہے چنانچہ اس فوج میں ابلیس کے سب سے قریب وہ شاگرد ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ پیدا کرتا ہے۔ ایک شاگرد آتا ہے کہتا ہے: ”میں نے یہ کیا اور یہ

کیا"، تو ابلیس کہتا ہے: "تو نے کچھ نہیں کیا"، پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے: "میں نے میاں بیوی میں جدائی کروادی"۔ ابلیس اسکو اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہاں تم نے کام کیا ہے۔ امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے راوی نے فرمایا کہ "ابلیس اس کو گلے لگاتا ہے"۔ ❶

طلاق کی وبا آج کل عام ہے

آج تو ہر جگہ بس طلاق ہی طلاق ہے۔ ہر وقت شوہر بیوی کو طلاق کی دھمکی دے رہا ہوتا ہے۔ یہ وبا اتنی عام ہو چکی ہے کہ اب بیوی بھی نڈر ہو گئی ہے اور خود طلاق کا مطالبہ کر دیتی ہے کہ مجھے طلاق دو۔ طلاق کو بچوں کا کھیل سمجھتے ہیں لیکن جب طلاق ہو جاتی ہے اور نقصانات سامنے آتے ہیں تب سمجھ میں آتا ہے کہ طلاق کی کتنی بھاری قیمت ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ لیکن یہ بات بہت افسوس ناک اور پریشان کن ہے کہ جتنے طلاق کے نقصانات ہیں اتنا ہی یہ اس زمانے میں عام ہو چکی ہے۔ آج کل طلاق زیادہ ہونے کی مختلف وجوہات ہیں۔

1۔ رشتے میں بڑوں کی رائے کو اہمیت نہ دینا

طلاق کی پہلی وجہ یہ ہے کہ جب رشتہ ڈھونڈا جاتا ہے تو اس میں بڑوں کی سرپرستی کم ہوتی ہے۔ لڑکا ہو یا لڑکی خود اپنی مرضی چلاتے ہیں اور جب اپنی مرضی سے رشتہ ڈھونڈتے ہیں تو اکثر غلطی کر جاتے ہیں۔ عام طور پر لڑکا لڑکی خوبصورتی کو دیکھتے ہیں۔ جو زیادہ خوبصورت ہو اس کو ہاں کر دیتے ہیں۔ گویا شادی کا معیار صرف خوبصورتی بنا دیا ہے۔ اس میں بڑوں کی بھی غلطی

---

❶ صحیح مسلم (4/2167)

ہے کہ رشتہ ڈھونڈنے کا کام چھوٹوں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بڑوں کی ذمہ داری ہے کہ اپنے چھوٹوں کے لئے مناسب رشتہ ڈھونڈیں اس لئے کہ بچوں نے تو اپنی عقل اور تجربے کے لحاظ سے سوچنا ہے۔ جبکہ ان کی عقل اور تجربے کا بڑوں کے تجربے سے کیا مقابلہ ؟ جنہوں نے زندگی کا اتار چڑھاؤ دیکھا ہے وہی زندگی کے بارے میں زیادہ بہتر فیصلے کر سکتے ہیں۔ لہذا بڑوں کو اس معاملہ میں سرپرستی کرنی چاہئے۔

طلاق کی شرح میں اضافے کی وجہ

آج کی تحقیق بتاتی ہے کہ جن ملکوں میں جیون ساتھی ڈھونڈنے کا اختیار بچوں ہی کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ خود اپنے جیون ساتھی کو ڈھونڈیں، ان ممالک میں طلاق کی شرح سب سے زیادہ ہے۔ لہٰذا پوری دنیا کے (Top 10) ملک جن میں طلاق سب سے زیادہ ہوتی ہے وہ تمام یورپین اور امریکی غیر مسلم ممالک ہیں۔ تحقیق کے مطابق ان ممالک میں بچے کی شادی میں والدین کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا اس لئے بھی طلاق کی شرح اتنی زیادہ ہے۔

جس رشتے میں والدین اور بڑوں کی مداخلت نہیں ہو گی، اس میں طلاق کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں کیوں کہ نوجوان ایک ہی ذہن سے سوچے گا جبکہ بڑی عمر کے بندے کی نظر ہر چیز پر ہو گی کہ فیملی کیسی ہے؟ ہماری فیملی کے ساتھ نباہ ہو سکے گا یا نہیں ؟ کمائی کیسی ہے؟ کفو (برابری) ہے یا نہیں ؟اس کے برعکس اگر معاملہ بچوں پر چھوڑا جائے گا تو محض حسن وجمال پر فیصلہ ہو جائے گا، جوش جوش میں شادی کرلیں گے پھر بعد میں معلوم ہو گا کہ ان سب مسائل پر تو غور کیا ہی نہیں۔

رشتے کے انتخاب میں بڑوں کی غلطی

اول تو بڑے رشتے کے معاملے میں پیچھے رہتے ہیں لیکن اگر وہ مداخلت کرتے بھی ہیں

تو صحیح چیز کو نہیں دیکھتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ. ❶

یعنی عورت سے نکاح چار وجہ سے کیا جاتا ہے اس کے دین کی وجہ سے، مال کی وجہ سے، خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے حسب نسب کی وجہ سے، تم پر لازم ہے کہ دین کی وجہ سے نکاح کرو۔

آج کل اگر بڑے مداخلت کرتے بھی ہیں تو وہ مال کو معیار بناتے ہیں۔ لڑکا جیسا بھی ہو بس انہیں جہاں اچھی کمائی نظر آتی ہے تو وہاں ہاں کر دیتے ہیں۔ دین داری اور خاندان کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے بہت سارے مسائل بعد میں سامنے آتے ہیں۔ یہ نبی کریم ﷺ کی تعلیم کی خلاف ورزی ہے۔ لڑکا یا لڑکی دیکھتے وقت اول ترجیح دین کو دینی چاہئے باقی چیزیں اس کے بعد ہیں۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی شادی

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ سکھ گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، اسلام قبول کیا اور بڑے جوشیلے مسلمان بنے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے نیت کی کہ مجھے عالم بننا ہے تو ایک مدرسے میں داخلہ لیا اور خوب محنت، شوق اور جذبے سے دین کا علم حاصل کرنے میں لگ گئے۔ اس مدرسے میں ایک نواب صاحب کا آنا ہوا جو اپنی بیٹی کی شادی کے لئے رشتہ تلاش کر رہے تھے اور چونکہ دین دار تھے تو دین داری کو ہی پیش نظر رکھ کر رشتہ تلاش کر رہے تھے۔ مختلف مدارس کا چکر لگا یا کہ کوئی اچھا دین دار لڑکا مل جائے۔

حضرت عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسے میں آنا ہوا تو نواب صاحب کی نگاہ حضرت

❶ صحیح البخاری (7/7)

پر پڑ گئی۔ حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ سکھ سے مسلمان ہوئے تھے تو والدین اور رشتہ داروں نے ان سے رشتہ ختم کر لیا تھا اس لئے بہت غریب تھے۔ مگر نواب صاحب کو وہ پسند آ گئے اور ان کے استاد حضرت شیخ الہند سے بات کی کہ آپ کے طالب علم سے میں نے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے انکو بلایا اور کہا کہ "یہ نواب صاحب اپنی بیٹی کی شادی آپ سے کرنا چاہتے ہیں، اس بارے میں آپ کیا خیال ہے؟" حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا "حضرت آپ میرے بڑے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں تو میں رشتہ کر لیتا ہوں اگر آپ نہیں چاہتے تو میں نہیں کروں گا"۔ ان کے استاد کی منشا تھی کہ شادی ہو جائے لہذا آپ نے بھی رشتہ قبول کر لیا۔ حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کپڑوں کا جوڑا میں نے پہنا ہوا تھا اس کے علاوہ میرے پاس کوئی اور جوڑا نہیں تھا۔ طلباء کو پتہ چلا کہ میری شادی ہے تو سب نے کہا کہ نیا جوڑا خرید لو کیوں کہ تمھارا نکاح ہے۔ میں نے کہا کہ میرا مزاج نہیں ہے کہ میں کسی سے ادھار لوں۔ کسی نے مشورہ دیا کہ ان ہی کپڑوں کو دھو لو۔ چناں چہ دوسرے دن صبح فجر کے بعد میں نے ان کپڑوں کو دھویا اور صحن میں سکھانے کے لئے لٹکا دیا۔

اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ فجر سے دوپہر تک بادل چھائے رہے۔ جب میں ظہر کے بعد کپڑے اٹھانے گیا تو کپڑے گیلے تھے۔ میں نے سکھانے کے لئے مسجد کے پیچھے کپڑے لہرانا شروع کئے کہ کسی طرح سوکھ جائیں کیونکہ عصر کے بعد نکاح تھا۔ جب عصر کی اذان ہونے ہوئی تو کپڑے گیلے ہی تھے، میں وہی گیلے کپڑے پہن کر مسجد میں اپنے نکاح میں شرکت کے لئے آ گیا۔ نواب صاحب نے مجھے دیکھا اور ان کو پتہ بھی چل گیا کہ کل بھی یہی کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آج بھی وہی کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ کپڑے گیلے بھی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکے پاس ایک ہی جوڑا ہے مگر اس کے باوجود انہوں نے اپنی بیٹی مجھے دے دی اور نکاح ہو گیا۔ نکاح کے کچھ عرصے کے بعد رخصتی بھی ہو گئی اور دارالعلوم کے اندر ہی ایک چھوٹا سا کمرہ مجھے دیدیا گیا۔ گھر میں اتنی غربت تھی

کہ شادی کے شروع کے دنوں میں ہی فاقے ہوتے تھے اور نواب صاحب کی بیٹی جو کوئی عام گھرانے کی عورت نہیں تھی، وہ میرے ساتھ فاقے برداشت کرتی تھی۔ ہم نے چونکہ بڑوں کے مشورے سے نکاح کیا تھااور صرف دین کی وجہ سے ہی یہ رشتہ ہوا تھاتو اس رشتے میں برکت تھی۔ چند مہینوں بعد پہلی مرتبہ جب میں اپنی اہلیہ کو اسکے والدین کے گھرلے کر گیاتو اسکی والدہ نے پوچھا بیٹی وہاں زندگی کیسی گزر رہی ہے؟ اہلیہ کے جواب نے مجھے حیران کر دیا، کہنے لگی کہ امی میں تو سوچتی تھی کہ جنت انسان کو موت کے بعد ملے گی مجھے تو جیتے جی اللہ نے جنت عطا کر دی ہے۔

2۔ غصہ

طلاق کی دوسری وجہ غصہ ہے، اس میں دو صورتیں ہیں۔

- ایک تو یہ ہے کہ بندہ پہلے سے ہی غصے والا ہے اور غصے میں آکر طلاق دے دیتا ہے۔
- لیکن کئی مرتبہ انسان غصے والا نہیں ہوتا مگر شادی کے بعد اسے اکسایا جاتا ہے اور غصہ دلایا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ خَبَّبَ عَبْدًا عَلَى أَهْلِهِ فَلَيْسَ مِنَّا ، وَمَنْ أَفْسَدَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا فَلَيْسَ مِنَّا [1]

یعنی جس نے کسی مرد کو اس کی بیوی کے خلاف اکسایا اور عورت کو اسکے شوہر کے خلاف اکسایا وہ ہم میں سے نہیں۔

دوسروں کے اُکسانے میں آجانا

عموماً اکسانے والے کئی مرتبہ قریبی رشتے دار ہوتے ہیں۔ بیوی کے خاندان والے بیوی کو اکسارہے ہوتے ہیں اور کبھی شوہر کے خاندان والے شوہر کو اکسارہے ہوتے ہیں۔ بعض

[1] السنن الکبری للنسائي (282/8)

مرتبہ بندہ دوستوں کے اکسانے میں آجاتا ہے۔ وہ طعنے دیتے ہیں کہ تو اتنا کمزور ہو گیا کہ تیری بیوی تجھے ہمارے ساتھ گھومنے نہیں دیتی، اسکے سامنے تو تیری مردانگی ختم ہو جاتی ہے، تو زن مرید بن گیا ہے۔ میاں ایسی باتوں کو سن سن کر اپنے آپ کو سنبھال نہیں پاتا، اپنے غصہ پر قابو نہیں کر پاتا اور اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا کر چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرتا ہے۔ مرد کو محسوس ہوتا ہے کہ بیوی کا میرے سامنے زبان درازی کرنا میری مردانگی کے خلاف ہے۔ اس کی یہ سوچ معاملے کو جلد طلاق کی طرف لے جاتی ہے۔

عورت کے جذباتیت کے سامنے مرد کو صبر کرنا ہوگا

مرد کو یہ بات مدِّ نظر رکھنی ہوگی کہ عورت کو اللہ نے جذباتی بنایا ہے اور اس کا جذباتی پن اس طرح نظر آئے گا کہ اس کی باتیں غیر معقول لگیں گی۔ ایسی بات کرے گی جس سے مرد کے تن بدن میں آگ لگ جائے گی۔ اگر مرد اس بات کو ذہن میں رکھے گا تو عورت کی تنقید اور بے تکی باتوں پر صبر کر سکے گا ورنہ نہیں۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

إن المرأة كالضلع إذا ذهبت تقيمها كسرتها وإن تركتها استمتعت بها وفيها عوج [1]

یعنی اللہ رب العزت نے عورت کو ٹیڑھی پسلی سے بنایا ہے اگر اسکو سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو ٹوٹ جائے گی اور اگر اس کو ویسے ہی چھوڑ دوگے تو اس سے نفع اٹھا سکوگے اور اس میں ٹیڑھا پن ہے۔

لہٰذا عورت سے صبر کا اتنا مطالبہ نہیں کیا گیا جتنا مرد سے کیا گیا ہے۔ اللہ نے عورت کو بنایا ہی ایسا ہے کہ اس کے جذبات غالب ہوتے ہیں، جو اس کے ذہن میں آئے گا اس نے منہ سے بول دینا ہے۔ اس کے سامنے مرد کا کمال یہ ہے کہ اس نے صبر کرنا ہے،۔ اگر سیدھا کرنے کی فکر کرے گا تو نقصان ہو گا۔ عقل مندی یہ نہیں کہ اسکی بے عقلی کا جواب غصے سے دیا جائے۔ بلکہ

---

[1] صحیح مسلم (1090/2)

عقلمندی یہ ہے کہ انسان صبر کرے، اپنے ذہن کا رخ موڑے، لڑائی والی بات کو دوسری طرف گھمائے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو در گزر کرے۔ لڑائی کے بجائے مفاہمت والا معاملہ کرے۔ یہ رشتہ اتنا سستا نہیں کہ اسے چھوٹی چھوٹی بات پر ختم کرنے کا سوچا جائے۔ جو مرد اپنی بیوی کو جوتے کی نوک پر بٹھائے گا اسکی ازدواجی زندگی کبھی کامیاب نہیں ہوگی، اس عورت کے دل میں آپ کی قدر ہی نہیں آئیگی۔ کچھ نوجوان تو مار پیٹ پر اتر آتے ہیں جبکہ مارنا پیٹنا طلاق کا پیش خیمہ ہے۔ عورتیں مار پیٹ کو برداشت نہیں کرتیں، لہذا جیسے ہی مار پیٹ شروع کی اب وہ ذہن میں سوچنا شروع کردیگی کہ شوہر سے کسی طرح جان چھڑوانی ہے۔ اس لئے مرد کو صبر کا دامن تھامے رکھنا ہے۔

ہمیں اندازہ ہی نہیں ہے کہ ہمارے کئی سال کے سجدے وہ اجر نہیں دلا سکتے جو اجر ہمیں یہ صبر کرنا دلائے گا۔

چھوٹی چھوٹی باتیں دل میں رکھنا بڑی لڑائی کا پیش خیمہ

خاوند کو بیوی کی کوئی بات پسند نہیں آتی تو دل میں رکھ لیتا ہے۔ یہی غلطی بیوی بھی کرتی ہے۔ بات دل میں رکھنے سے بات ختم نہیں ہوتی، بلکہ اندر ہی اندر یہ لاوا پکتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب کسی ایک کی قوتِ برداشت ختم ہو جاتی ہے تو دل کی بھڑاس کسی اور چھوٹی سی بات پر نکل جاتی ہے۔ اور معاملہ طلاق تک چلا جاتا ہے، حالانکہ بات کچھ بھی نہیں تھی۔ صرف دل میں چھوٹی چھوٹی باتیں رکھنے کی وجہ سے کسی اور موقع پر وہ سارا غصہ ایک ساتھ نکل گیا، جس کی وجہ سے نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

يا بني إن قدرت أن تصبح وتمسي وليس في قلبك غش لأحد فافعل ثم قال لي يا بني وذلك من

سنتي ومن أحيا سنتي فقد أحبني ومن أحبني كان معي في الجنة [1]

یعنی اے بیٹے! اگر تم ایسا کر سکو تو تم صبح اور شام اس حال میں کرو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے بھی غصہ، کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کرنا۔ پھر آپ ﷺ مجھ سے فرمانے لگے اے بیٹے یہ (عمل) میری سنت میں سے ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔

اگر لڑائیوں سے بچنا چاہتے ہیں تو دل کو صاف رکھنا ہو گا۔ اس سے نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور اچھی ازدواجی زندگی بھی نصیب ہو گی۔ جب ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزارنی ہے تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل میں رکھنے کے بجائے نظر انداز کرنا ہو گا۔

3۔ انٹرنیٹ اور فیس بک

طلاق کی تیسری وجہ انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہے جو پچھلے دس سال میں طلاق کی بہت بڑی وجہ بن چکی ہے۔ اب Social Networking کا دور دورہ ہے۔ فیس بک تو اچھی ازدواجی زندگی کے لئے زہرِ قاتل ہے۔ اس میں اجنبی مرد و عورت کا اختلاط ہوتا ہے اور رابطہ رکھنا آسان ہوتا ہے۔ اسلئے جیسے ہی بیوی کی شوہر سے لڑائی ہوتی ہے، وہ کسی دوسرے مرد سے رابطہ شروع کر دیتی ہے۔ اسی طرح شوہر کی بیوی سے لڑائی ہوئی تو شوہر کسی اور عورت سے دوستی لگانا شروع کر دیتا ہے۔

اس میں آپ کو اپنا ہر جان پہچان والا آسانی سے مل جائے گا اور جسے آپ جانتے نہیں وہ بھی دوستی کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ دس سال پہلے تک ایسا معاملہ نہیں تھا۔ مرد و عورت کے اختلاط

[1] سنن الترمذي (5/46)

کا اتنا آسان اور سہولت والا طریقہ دستیاب نہیں تھا۔ فیس بک نے اس اختلاط کو بالکل عام کر دیا۔ اب تو یہ بات بالکل بھی بعید از قیاس نہیں ہوتی کہ اچھی خاصی زندگی گزر رہی ہوتی ہے کہ اچانک کوئی عورت مرد کو پھنسا لیتی ہے یا اس کے برعکس معاملہ ہو جاتا ہے۔

نیٹ کے ذریعے روسی عورت سے شادی

چند دن پہلے ایک صاحب نے بتایا کہ میرے پاس ایک جاننے والے آئے اور کہنے لگے کہ دعا کریں کہ میری شادی جلدی ہو جائے۔ انہوں نے پوچھا کہ شادی کس سے کر رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ایک روسی لڑکی سے شادی کرنی ہے۔ وہ حیران ہو گئے کہ روس میں شادی کی کیسے ترتیب بن گئی؟ اس نے کہا کہ مجھے انٹرنیٹ پر ملی ہے۔ پوچھنے والے نے کہا تمہارے والدین کو معلوم ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں، انہیں تو معلوم نہیں لیکن ہم دونوں طے کر چکے ہیں کہ ہم نے شادی ضرور کرنی ہے۔

انٹرنیٹ نے پوری دنیا کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے۔ مسلمان کو کافر سے، مرد کو عورت سے اور لڑکے کو لڑکی سے قریب کر دیا ہے۔ نامحرم سے تعلق کو آسان ترین کر دیا ہے۔ جو انسان جتنا انٹرنیٹ پر جائیگا اتنا ہی شیطان کے جال میں پھنستا جائیگا۔

شیطان نے اس انٹرنیٹ کے جال سے عالم کو بھی پھنسا لیا

ایک عالم نے کہا کہ میں نے انٹرنیٹ کنیکشن (connection) اس لئے لیا کہ اس کے ذریعے بڑے بڑے علماء کے بیانات سننا آسان ہو گا۔ ایک دفعہ کسی بزرگ کا بیان سننے لگا تو اس بیان سے پہلے ایک انتہائی فحش قسم کا اشتہار آیا۔ میں نے اس ایڈ پر کلک (click) کر دیا۔ اس کے بعد بیان تو ایک طرف ہو گیا اور میں فحاشی دیکھنے میں مگن ہو گیا۔ عالم تھے اور نیک نیتی سے

نیٹ کے قریب ہوئے مگر اس فحاشی کے سیلاب کی زد میں وہ بھی آگئے۔ اس انٹرنیٹ کے جال سے بچنا بہت مشکل ہوتا جارہا ہے۔ کبھی شوہر نیک ہوتا ہے تو پوری رات تڑپ رہا ہوتا ہے کہ بیوی انٹرنیٹ پر بیٹھی ہوئی فحش چیزیں دیکھ رہی ہوتی ہے تو کبھی بیوی نیک ہوتی ہے تو پوری رات تڑپ رہی ہوتی ہے کہ شوہر انٹرنیٹ پر بیٹھا فحش چیزیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔

حاجی حالت احرام میں فحاشی دیکھنے لگا

ایک صاحب نے بتایا کہ میں حج پر تھا جس سال مِنیٰ میں بھگدڑ کا واقعہ ہوا تھا۔ میں نے سوچا کہ واقعے کی تفصیلات انٹرنیٹ پر دیکھوں۔ واقعے کی ویڈیوز ڈھونڈنا شروع کیں تو ایک طرف اس واقعے کی ویڈیوز ملیں اور اس کے نیچے فحش ویڈیوز تھیں۔ ایمان پر ایسا پردہ پڑا کہ میں حالت احرام میں فحاشی کی ویڈیوز میں پڑ گیا۔

4۔ محبت بھرے تعلق کو برقرار نہ رکھنا

طلاق کی چوتھی وجہ یہ کہ میاں بیوی آپس کے تعلق کو محبت بھرا نہیں بناتے۔ شادی کے شروع کے مہینوں میں تو بہت محبت والا تعلق ہوتا ہے۔ دونوں طرف سے اظہارِ محبت ہوتا رہتا ہے۔ پھر شادی کے ایک ڈیڑھ سال بعد یہ معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ شروع میں چونکہ اپنا تقاضہ ہوتا ہے تو محبت ہوتی ہے، بعد میں وہ جذبہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ محبت بھرے تعلق کو زندہ رکھنا بہت ضروری ہے۔ شوہر آفس جاتا ہے تو وہاں اس کو بہت مسکراہٹیں مل رہی ہوتی ہیں بالآخر اس طرف مائل ہو جاتا ہے۔ اگر وہی محبت اس کو بیوی دیدے تو اس کی توجہ اس طرف نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر شوہر بیوی کو وہ محبت دیدے تو بیوی کی توجہ بھی دوسری طرف نہیں ہوگی۔

ہم اس محبت بھرے تعلق کی اہمیت سمجھتے ہی نہیں جس کی وجہ سے ہم ٹھنڈا ٹھنڈا تعلق رکھتے ہیں۔ جب ہم اپنے تعلق کو ٹھنڈا کر دیتے ہیں اور بیوی کو کسی اور طرف سے محبت والا تعلق ملنے لگتا ہے ،تو اسکا ذہن لا محالہ اس طرف مائل ہو گا، اسی طرح بیوی شوہر کو محبت نہیں دیگی اور کوئی اور اسے محبت دیگی تو وہ وہاں محبت کرنے لگے گا۔ اللہ نے جن محبتوں کو جائز کیا ہے ان میں اظہار بھی رہنا چاہیئے۔ اسی طرح میاں بیوی کو ایک دوسرے سے Romantic اور محبت والے تعلق کو برقرار رکھنے کے لئے محبت کا اظہار وقتاً فوقتاً کرتے رہنا چاہیئے۔

نبی کریم ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو وفات کے بعد یاد کرنا

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو امت کے لئے ہر چیز میں اعلیٰ نمونہ بنایا ہے۔ نبی ﷺ نے امت کو عملاً سبق دیا کہ میاں بیوی میں محبت بھرا تعلق کس قدر ضروری ہے۔

نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں پردے کے پیچھے سے آواز آئی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک عورت سے بات کر رہی تھی ،جب وہ عورت چلی گئی تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا یہ کون تھی ؟اسکی آواز خدیجہ سے مل رہی تھی، اسکی آواز سن کر مجھے خدیجہ یاد آگئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہاں وہ خدیجہ کی بہن تھیں مجھ سے ملنے آئی تھیں۔ ❶

یہ محبت بھرے تعلق کی نشانی تھی کہ حضرت خدیجہؓ کو فوت ہوئے عرصہ گزر گیا تھا لیکن جب ان کی بہن کی آواز سنی تو حضرت خدیجہؓ کی یاد فوراً آگئی اور آپ ﷺ غمگین ہو گئے۔

---

❶ صحیح البخاری (5/ 39)

نبی کریم ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بچا ہوا پانی نوش فرمانا

نبی کریم ﷺ مختلف طریقوں سے اپنی محبت کا اظہار فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے:

كان رسول الله ﷺ يضع فاه على الموضع الذي أشرب منه ويشرب من فضل شرابي وأنا حائض ❶

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ برتن میں اس جگہ منہ لگاتے جہاں سے میں پانی پیتی اور میرے بچے ہوئے پانی سے پیتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

آج بھی اگر میاں بیوی محبت کا اظہار کرتے رہیں گے تو طلاق کا تصور ہی نہیں ہو گا۔ یہ محبت آخر تک جاری رہنی چاہیئے ، جبکہ ہمارا معاملہ برعکس ہے کہ صرف شروع میں چند ماہ محبت کرتے ہیں، جس کی وجہ سے شیطان کو موقعہ مل جاتا ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں بھی عافیت والی زندگی نصیب فرمائے اور طلاق کی وبا جو مسلمانوں میں پھیل گئی ہے اللہ اس سے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

آمین

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

---

❶ سنن النسائي الكبرى (1/124)